میں کِس طرح جنت تک پہنچوں؟

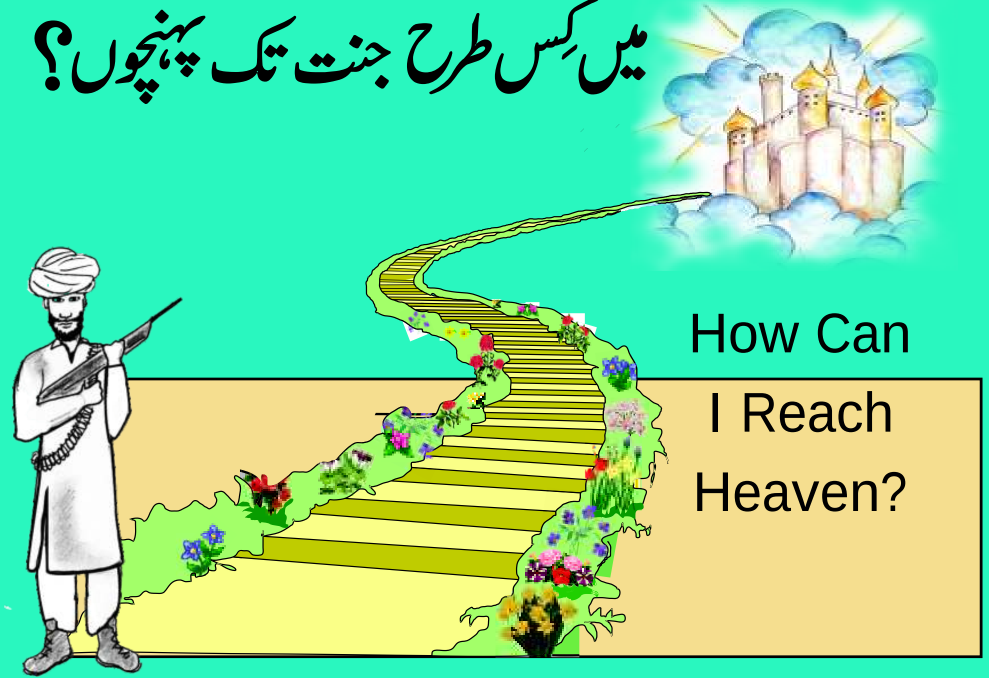

How Can I Reach Heaven?

دو ہزار سال پہلے ایک مذہبی عالم نے حضرت یسوؔع (عیسیٰ) المسیح سے یہ سوال پُوچھا ’’اے اُستاد، میں کیا کروں کہ ابدی زندگی کا وارث بنوں؟‘‘

حضرت یسوُع المسیح نے جواب میں اُس سے یہ سوال پوچھا، ’’توراۃ میں کیا لکھا ہے؟‘‘ (توراۃ شریف وہ آسمانی کتاب ہے جو اُس وقت سے ڈیڑھ ہزار سال پہلے حضرت موسیٰ پر نازل ہوُئی۔)

Two thousand years ago a religious scholar asked Jesus this question, "Teacher, what must I do to inherit eternal life?"

Jesus answered him with this question, "What is written in the Torah?" (This is the inspired book which God revealed to the prophet Moses 1500 years earlier.)

بہت اچھا سوال! ابتدا سے آج تک پوُری دُنیا میں لوگ طرح طرح کے کام کر رہے ہیں تاکہ خدا تعالیٰ اِنہیں قبول کرے۔ لوگ اِس کے بارے میں مختلف سوچ رکھتے ہیں۔

Good question! All over the world since the beginning of time, people have been doing all kinds of things so God will accept them. People have different ideas:

ثواب ☐ Merit	نیک اعمال ☐ Good Works
خیرات ☐ Alms	جہاد ☐ War
روزہ ☐ Fasting	عبادت ☐ Worship
پاکیزگی ☐ Holiness	نماز ☐ Prayers

مذہبی عالم نے یہ بہت اچھا جواب دیا:

”خدا سے اپنے پُورے دل، اپنی پُوری جان،
اپنی پُوری طاقت اور اپنی پُوری عقل سے مُحبت
رکھ اور اپنے پڑوسی سے اپنے برابر مُحبت رکھ۔“

(توراۃ شریف: اِستِثنا 5:6 اور احبار 18:19)

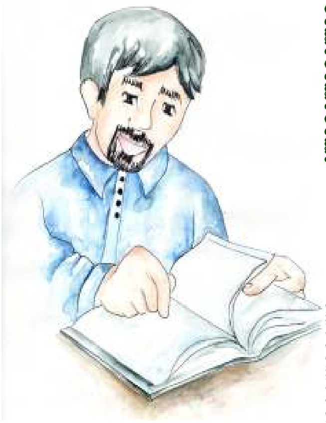

The religious scholar gave this excellent answer:

“You shall love the Lord your God with all your heart, with all your soul, with all your strength and with all your mind, and you shall love your neighbour just as you love yourself.”

(Torah: Deut. 6:5 and Lev 19:18)

”آپ نے صحیح کہا ہے“ حضرت یسُوع المسیح نے فرمایا۔ ”ایسا ہی کریں تو آپ زندہ رہیں گے۔“

مگر عالم نے اپنی نیکی جتانے کی غرض سے ایک اور سوال کیا ” تو میرا پڑوسی کون ہے؟“

سمجھانے کیلئے حضرت یسُوع المسیح نے ایک مثال دی کہ ابدی زندگی حاصل کرنے کے لئے کِن سے محبت کرنی لازمی ہے:

“You have answered correctly,” Jesus said. “Go and do that and you will live.”

To justify himself before others the scholar asked another question, “Then, who is my neighbour?”

To help him understand whom he must love in order to find eternal life, Jesus told a parable:

ایک آدمی سفر پر روانہ ہوا۔ اُس نے ضرورت کا سارا سامان باندھا۔ دھوپ چمک رہی تھی۔ چلتے چلتے وہ جلد ہی شہر کو پیچھے چھوڑ گیا۔ وہ ایک ویران اور بل کھاتا پہاڑی راستہ تھا۔ آدمی نہیں جانتا تھا کہ چند لوگ اُس کی گھات میں چُھپے بیٹھے تھے۔

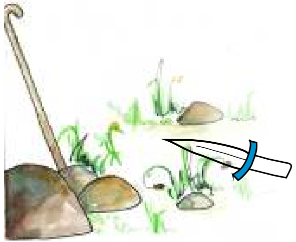

A man set off on a journey. He had packed everything he needed. The sun was shining and soon the city was behind him. The road twisted between the hills in an isolated area. The man didn't know that some men were hiding, waiting to ambush him.

اچانک ڈاکوؤں نے جھپٹ کر اُس پر حملہ کیا! اُس نے ڈراؤنی چیخ ماری۔ اُنہوں نے
اُس کو خوب مارا، اُس کے کپڑے اُتار دیے اور سب کچھ چھین لیا۔ پھر ڈاکوؤں نے
اُس زخمی کو راستے پر مٹی میں پڑا ہوا چھوڑا اور بھاگ گئے۔ آدمی کے سر کے زخموں
سے خون بہہ رہا تھا اور اُس کی ٹانگوں میں کوئی حرکت نہیں تھی۔ بیچارا ادھمُوا آدمی
سخت دھوپ میں درد سے کراہ رہا تھا۔

Suddenly robbers jumped out and attacked him! He gave a terrified scream! They beat him badly, took his clothes and stole all his things. Then the robbers left the wounded man lying on the dusty road and ran away. The man's head was bleeding and his legs couldn't move. The poor half dead man was groaning in the hot sun!

اتفاقاً ایک عبادت خانہ کا سربراہ اُسی راستے پر جا رہا تھا۔ جب وہ اُسی جگہ پہنچا تو اُس نے آدمی کو خون میں لت پت دیکھا مگر وہ مدد کرنا نہیں چاہتا تھا۔ وہ سڑک پار کر کے چلا گیا۔ اِسی طرح ایک اور مسافر وہاں سے گزرا۔ وہ بھی بڑا مذہبی آدمی تھا جو عبادت خانہ کی خدمت میں حصہ لیتا تھا۔ جب اُس نے زخمی آدمی کو دیکھا تو وہ بھی مدد کرنا نہیں چاہتا تھا۔ وہ کترا کر جلدی سے چلا گیا۔

It happened that a religious leader was walking along that road. When he came to that spot he saw the man lying in his blood, but didn't want to help him. He crossed the road and went away. In the same way another traveler came down the road. He also was an important religious man who took part in the worship ceremonies. When he saw the injured man he also didn't want to help. Crossing the road he hurried away.

زخمی آدمی وہیں پر اکیلا، خوف میں پڑا ہوا تھا۔زمین سخت تھی۔اُس کا منہ خشک تھا۔ پھر ایک بار اور کھٹ کھٹ کی آواز سُنائی دی۔ یہ کون آ رہا ہے؟ ہائے! یہ تو ایک غیرقوم والا ہے جو سامریہ کے حقیر قبیلے سے تعلُق رکھتا ہے۔ وہ دوست نہیں! سامری نے بیچارے آدمی کو دیکھا اور فوراً اُس کے پاس گیا۔ وہ جُھک کر زخمی کی ترستی ہوئی آنکھیں دیکھیں اور اپنا سامان کھول کر اُس کو کچھ پلایا۔ اُس نے اُس کے زخموں کو صاف کرکے احتیاط سے پٹیاں باندھیں۔ پھر وہ زخمی کو اپنے گدھے پر بٹھا کر آہستہ آہستہ چلنے لگا۔

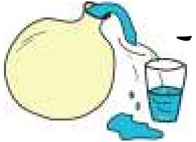

The wounded man lay there all alone and afraid. The ground was hard, his mouth was parched. Once again he heard the sound of steps. “Who is coming? Oh no! He’s a foreigner, a despised Samaritan! He isn’t a friend!” As soon as the Samaritan saw the helpless man he went to him. Bending down he looked into the desperate man’s eyes, opened his bag, and gave him a drink. Carefully he cleaned and bandaged the wounds. Then he eased the injured man onto his donkey and carefully set off.

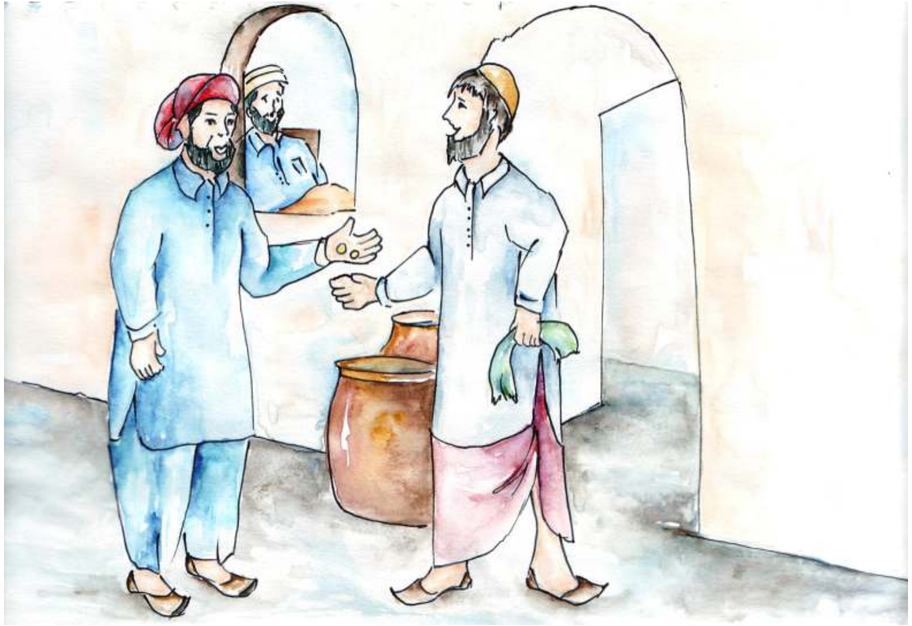

آخر کار وہ ایک سرائے میں پہنچے۔ سامری نے ایک کمراہ لِیا اور وہاں پوری رات زخمی کی دیکھ بھال کی۔ صبح ہوئی۔ زخمی آدمی کافی بہتر ہو گیا۔ وہ بچ جائے گا! سامری نے دو چاندی کے سکے اپنی جیب سے نکال کر مالک کو دیئے اور کہا، ''اِس کی دیکھ بھال کرنا اور جو کچھ اِس سے زیادہ خرچ ہوگا میں پھر آ کر تجھے ادا کر دُوں گا۔'' اِس طرح یہ مثال ختم ہوئی۔

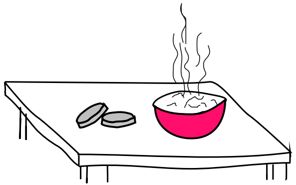

Finally they arrived at an inn. The Samaritan asked for a room and took care of the man all night long. Morning came. The injured man was much better. He would not die! The Samaritan took two silver coins out of his pocket and gave them to the inn keeper. He said, "Please look after this man. If there are anymore expenses I will pay you when I come back." This was the end of the parable.

پھر حضرت یسوعؑ نے پُوچھا ''اِن تین مُسافروں میں سے زخمی آدمی کا پڑوسی کون تھا؟''

بڑے مذہبی عالم نے کہا ''وہ جس نے اُس پر رحم کیا۔''

حضرت یسوعؑ المسیح نے فرمایا ''بالکل ٹھیک۔ اب آپ بھی جا کر ایسا ہی کریں۔''

Then Jesus asked, "Which of these three travelers was a neighbour to the injured man?

The religious scholar replied, "The one who had compassion on him."

Jesus replied, "Absolutely correct. Now go, and do likewise."

مشق

1. یہ مثال اپنے الفاظ میں بتائیں۔
2. شرُوع میں مذہبی عالم نے کیا سوال پوچھا تھا؟ (صفحہ 2)
3. حضرت یسوعؑ المسیح نے کیا بتایا کہ جواب کہاں سے مِلے گا؟ (صفحہ 2)
4. یہ بات کیوں اہم ہے کہ جواب قدیم مقدس کتاب میں لکھا تھا؟
5. ہمارے لئے اِس مثال میں کیا سبق پایا جاتا ہے؟

Exercise

1. Retell this event in your own words.
2. What question did the religious scholar ask at the beginning? (pg 2)
3. Where did Jesus say the answer would be found? (pg2)
4. Why was it important that the answer was in the ancient holy book?
5. How is this teaching relevant for us today?

جنہیں ابدی زندگی ملے گی وہ کیسا رویہ رکھتے ہیں؟

What attitude is necessary for those who want to receive eternal life?

“ Now, go and do likewise.” ”اب آپ بھی جا کر ایسا ہی کریں۔“

جوابات

1. اپنے الفاظ میں بیان کریں۔
2. ”میں کیا کروں کہ ابدی زندگی کا وارث بنوں؟“
3. توراۃ شریف میں۔
4. حضرت یسوع المسیح سکھاتے تھے کہ خدا تعالیٰ جواب ظاہر کر چکا تھا۔ خدا کا کلام قائم رہتا ہے، نہ وہ بدلتا یا منسوخ ہو جاتا ہے۔
5. بتائیں۔ ہر ایک شخص بلا امتیاز رنگ، نسل، قوم، جنس، مذہب یا معاشی حالت ہمارا پڑوسی ہے۔ اکثر لوگ مذہبی فرائض کو ترجیح دیتے ہیں اور بنیادی حکم یعنی محبت کرنا بھول جاتے ہیں۔

Answers

1. Use your own words.
2. “What should I do to inherit eternal life?”
3. In the Torah.
4. Jesus was teaching that God had already revealed the answer. God’s Word always stays the same. It does not change or get abrogated.
5. Everyone is our neighbour regardless of race, nationality, sex, religion, or social status. People easily give preference to religious duties, but forget God’s foundational command to love.

یہ تعلیم انجیلِ مقدس میں پائی جاتی ہے۔ (لوقا 10:25-37)

This teaching is found in the Holy Injeel. (Luke 10:25-37)

Open Book Ministries

email: obm@generalmail.com
www.openbookministries.org